قضا نماز کی نیت کیسے کریں؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Faj -7501 تاریخ:05-12-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کو یہ معلوم ہے کہ فلاں مہینے کی فلاں تاریخوں کی 10 نمازیں قضا ہوئی ہیں، اب زید ان نمازوں کی ادائیگی میں دن معین کرنے کے بجائے یوں نیت کرتا ہے کہ میری سب سے پہلی فلاں نماز جو قضا ہوئی ہے، اسے ادا کرتا ہوں، تو کیا اس صورت میں زید کی وہ قضا نمازیں ادا ہو جائیں گی؟ رہنمائی فرمائیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جب کسی شخص کی قضا نمازیں پانچ سے زائد ہو جائیں، تو باہم ان قضا نمازوں میں، یونہی قضا اور وقتی نمازوں میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، لیکن اصح مذہب کے مطابق قضا نمازوں کی ادائیگی کے وقت قضا نماز نیت میں متعین و مشخص ہو، یہ ضروری ہے، اگر بلا تعیین قضا نماز پڑھ لی، تو قضا نماز ادا نہیں ہو گی، تعیین کے لیے فقہائے کرام نے دو چیزیں ارشاد فرمائی ہیں (1) نماز متعین ہو (2) دن متعین ہو۔ یہ دونوں چیزیں متعین ہونا ضروری ہے۔ مثلاً: کسی شخص پر دو دن (پیر، منگل) کی فجر کی قضا نمازیں ہیں، اور وہ شخص یہ نمازیں ادا کرنا چاہتا ہے، تو یوں نیت کرے کہ پیر کی فجر کی نماز ادا کر رہا ہوں۔

جب قضا نمازیں زیادہ ہو جائیں، تو پھر دن تاریخ عموماً بھول جاتے ہیں، اگر یاد بھی ہوں، تو اس کا خیال رکھنا حرج سے خالی نہیں، اس کے پیشِ نظر فقہائے کرام نے نیت کا آسان طریقہ یہ ارشاد فرمایا کہ مثال کے طور پر کسی شخص کی پہلی محرم الحرام سے لے کر بیس محرم الحرام تک کی فجر کی نمازیں قضا ہو گئیں، وہ یوں نیت کرے: مجھ پر قضا نمازوں میں جو پہلی فجر ہے، اسے ادا کرتا ہوں یا مجھ پر قضا نمازوں میں جو آخری فجر ہے، اسے ادا کرتا ہوں۔ اس طرح کی نیت میں نماز کے نام سے نماز متعین ہو گئی اور پہلی یا آخری سے دن بھی متعین ہو گیا۔ پہلی سے یکم تاریخ والی فجر متعین ہو گئی اور آخری سے بیس تاریخ والی فجر متعین ہو گئی ہے۔ جب وہ اس نیت کے ساتھ

ایک فجر پڑھ لے، تو دوبارہ ویسے ہی نیت کرے، اب جو باقی نمازیں ہوں گی، ان میں پہلی یا آخری حسب الفاظ نیت میں آئے گی، کیونکہ ایک ادا ہو جانے کے بعد اس کے بعد والی پہلی یا آخری بن جائے گی، یوں دن اور نماز دونوں متعین ہو جائیں گے۔

مذکورہ بالا تمہید کے بعد صورت مسؤلہ کے متعلق حکم یہ ہے کہ جب مذکورہ شخص کی دو دن (مثلا: پیر، منگل) کی نمازیں قضا ہوئیں، اس نے آسانی کے پیش نظر مثلاً: فجر کی ادائیگی میں یوں نیت کی کہ (میری سب سے پہلی فلاں (فجر کی) نماز جو قضا ہوئی، اسے ادا کرتا ہوں) تو اس نیت کے ساتھ اس کی فجر کی نماز متعین ہو گئی، سب میں پہلی سے پیر کا دن متعین ہو گیا اور فجر کے نام سے نماز متعین ہو گئی، اس نیت کے ساتھ اس کی فجر کی نماز ادا ہو گئی۔

منگل کی فجر کی ادائیگی کے لیے دوبارہ نیت یوں کرے کہ جو مجھ پر فجر کی قضائیں ہیں، ان میں پہلی فجر ادا کرتا ہوں، اس صورت میں منگل کی فجر ہی متعین ہو گی، کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور فجر اس پر ہے ہی نہیں یا صرف یوں نیت کرے کہ مجھ پر جو فجر کی قضا ہے اسے ادا کرتا ہوں، اس سے بھی منگل کی فجر ہی متعین ہو گی، کیونکہ اس کے علاوہ کوئی فجر اس پر قضا ہے ہی نہیں۔ جن کتب میں ہے کہ ہر دفعہ یوں نیت کرے کہ سب میں پہلی فجر ادا کرتا ہوں یا سب سے آخری فجر ادا کرتا ہوں وغیرہ، وہاں بھی یہی مراد ہے کہ جو باقیوں میں پہلی یا آخری ہے وہ ادا کرتا ہوں، کیونکہ اسی سے نماز متعین اور مشخص ہو گی، امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے بھی ایک فتوی میں اس طرح کی نیت کی وضاحت باقیوں میں پہلی سے ارشاد فرمائی ہے۔ لہذا نیت میں سب سے پہلی یا سب سے آخری سے دل یا زبان سے کہتے وقت کیا معنی مراد ہو گا؟ یہ کم از کم نیت میں واضح ہونا ضروری ہے اور سب سے پہلی کہتے وقت اپنے ذمہ واجب الاداء اس متعین نماز مثلا: فجر کی نمازوں میں جو سب سے پہلی ہو، اس کی نیت کرے اور سب سے آخری کہتے وقت واجب الاداء اس نماز مثلا: فجر میں جو سب سے آخری ہے، کی نیت کرے۔

تبیین الحقائق میں ہے: ”فی قضاء الصلاۃ لا یجوز مالم یعین الصلاۃ ویومھا بان یعین ظھر یوم کذا مثلا: ولو نوی اول ظھر علیہ او آخر ظھر علیہ جاز لان الصلاۃ تعینت بتعیینہ و کذا الوقت تعین بکونہ اولا او آخرا فان نوی اول صلاۃ علیہ وصلی فمایلیہ یصیر اولا ایضا فیدخل فی نیتہ اول ظھر علیہ ثانیا وکذا ثالثا الی مالا یتناھی و کذا الآخر وھذا مخلص من لم یعرف الاوقات فائتہ او اشتبھت علیہ او اراد التسھیل علی نفسہ“ یعنی قضاء نمازوں کی ادائیگی درست نہیں ہو گی، جب تک کہ نماز اور اس کا دن معین نہ کرے، مثلا: فلاں دن کی ظہر اور اگر یوں نیت کی کہ میرے ذمہ جو پہلی ظہر یا آخری ظہر ہے، تو یہ بھی درست ہے، کیونکہ نماز کے نام سے نماز متعین ہو گئی اور اول یا آخر کہنے سے وقت متعین ہو گیا اور جب اپنے ذمہ پہلی کی نیت سے ایک نماز ادا کر لے گا، تو جو اس نماز کے ساتھ ملی ہوئی ہو گی وہ پہلی ہو جائے گی۔ اس طرح نیت کرنے

میں جو اس پر نماز ہے ان میں جو پہلی ظہر ہے، وہ نیت میں داخل ہو گی، یونہی تیسری دفعہ بلکہ نمازوں کے ختم ہونے تک یوں ہی ہوتا رہے گا۔ آخری کے ساتھ نیت کرنے میں بھی یہی حکم ہو گا اور یہ آسان طریقہ ہے، اس کے لیے جس کو اپنی فوت شدہ نمازوں کے اوقات بھول گئے ہوں یا اس پر معاملہ مشتبہ ہو گیا یا وہ اپنے اوپر آسانی چاہتا ہو۔

(تبیین الحقائق، جلد6، صفحہ220، مطبوعہ ملتان)

ردالمحتار میں ہے:"وفي الصلاۃ أن یعین الصلاۃ ویومھا بأن یعین ظھر یوم کذا ولو نوی أول ظھر علیه أو آخرہ جاز"یعنی قضا نمازوں کی ادائیگی میں ضروری ہے کہ نماز اور اس کا دن معین کیا جائے اس طرح کہ فلاں دن کی ظہر اور اگر یوں نیت کی کہ جو میرے ذمہ پہلی ظہر ہے یا جو آخری ظہر ہے، تو یہ بھی درست ہے۔ (ردالمحتار، جلد6، صفحہ734، مطبوعہ بیروت)

ردالمحتار میں ہے:"لو کان في ذمته ظھر واحد فائت فانه یکفیه ان ینوی ما في ذمته من الظھر الفائت وان لم یعلم انه من ای یوم"یعنی اگر کسی کے ذمہ میں ایک ظہر کی قضا ہے، تو اپنے ذمہ میں فوت شدہ ظہر کی نیت کافی ہے، اگرچہ معلوم نہ ہو کہ کون سے دن کی ہے۔ (ردالمحتار، جلد1، صفحہ419، مطبوعہ بیروت)

اعلی حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:" زید پر نہ ان 15 دن کی قضا میں ترتیب ضرور تھی، نہ ان پانچ دن کی قضا میں ضرور ہے۔ اسے اختیار ہے ان میں جو نماز چاہے پہلے ادا کرے، جو چاہے پیچھے کہ قضا نمازیں جب پانچ فرضوں سے زائد ہو جاتی ہیں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے یعنی باہم ان میں بھی ہر ایک کی تقدیم و تاخیر کا اختیار ہوتا ہے اور ان میں اور وقتی نماز میں بھی رعایت ترتیب کی حاجت نہیں رہتی، پھر ان نمازوں کے حق میں ترتیب نہ باہمی نہ بلحاظ وقتی، کوئی کبھی عود نہیں کرتی، اگرچہ ادا کرتے کرتے چھ سے کم رہ جائیں، مثلاً: اب اسی صورت میں زید پر پانچ دن کی پچیس نمازیں ہیں، جب دو ہی رہ جائیں گی، تو بھی اسے اختیار ہے کہ اس کی ادا سے پہلے وقتیہ نماز پڑھ لے، **ہاں اصح مذہب پر اتنا لحاظ ضرور ہے کہ نماز نیت میں معین مشخص ہو جائے "ھو الاحوط من تصحیحین "(دونوں تصحیحوں میں احوط یہ ہے) مثلاً: دس (۱۰) فجریں قضا ہیں، تو یوں گول نیت نہ کرے کہ فجر کی نماز کہ اس پر ایک فجر تو نہیں جو اسی قدر بس ہو، بلکہ تعیین کرے کہ فلاں تاریخ کی فجر، مگر یہ کیسے یاد رہتا ہے اور ہو بھی تو اس کا خیال حرج سے خالی نہیں، لہٰذا اس کی سہل تدبیر یہ نیت ہے کہ پہلی فجر جس کی قضا مجھ پر ہے، جب ایک پڑھ چکے پھر یوں ہی پہلی فجر کی نیت کرے کہ ایک تو پڑھ لی، اس کی قضا اس پر نہ رہی نو (۹) کی ہے، اب ان میں کی پہلی نیت میں آئے گی، یونہی اخیر تک نیت کی**

جائے، اسی طرح باقی سب نمازوں میں کہے اور جس سے ترتیب ساقط ہو، جیسے یہی دس یا چھ فجر کی قضا والا پہلی کی جگہ پچھلی بھی کہہ سکتا ہے نیچے
سے اوپر کو ادا ہوتی چلی جائے گی۔" (فتاوی رضویہ، جلد8، صفحہ142، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:" ہر بار یوں نیت کرے کہ سب میں پہلی وہ نماز جو مجھ سے قضا ہوئی، جب ایک پڑھ لی، پھر یوں نیت کرے یعنی اب جو باقیوں میں پہلی ہے، اخیر تک اتنی پڑھے کہ اب اس پر قضا باقی رہنے کا گمان نہ رہے۔"
(فتاوی رضویہ، جلد08، صفحہ163، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی امجدیہ میں ہے:"فقہا فرماتے ہیں جس کے ذمہ متعدد نمازیں ہوں اور دن یاد نہ ہوں، وہ قضا میں یہ نیت کرے کہ سب میں پہلی یا سب میں پچھلی فلاں نماز جو میرے ذمہ ہے، وہ پڑھتا ہوں کہ اس صورت میں تعیین و تخصیص ہو گئی، ہر نماز میں یہی نیت کرے کہ جو پڑھ چکا اب اس کے بعد والی سب میں پہلی یا پچھلی ایک ہی ہو گی۔"
(فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ273، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــه

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

10جمادی الاولی1444ھ/05دسمبر2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے
آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے